جواب: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی کسی پر کوئی اصلی اور ذاتی حق نہیں رکھتا۔ انسان پر اور اس کائنات کی دوسری سب چیزوں پر اصل حقوق صرف اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ دوسروں کو جو حقوق بھی حاصل ہیں وہ اصلی حقوق نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کے عطا کیے ہوئے حقوق ہیں۔ والدین، بھائی بہن، شوہر، بیوی اور تمام دوسرے رشتہ داروں کے حقوق بس وہی اور اسی قدر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیے ہیں۔ ان سے زیادہ وہ کوئی حق نہیں رکھتے۔ اور ان کے یہ حقوق اللہ کے حقوق کے تحت اور اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہی ادا کیے جا سکتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اپنے قول یا فعل سے یہ مطالبہ کرے کہ خدا کی مرضی اور اس کا قانون خواہ کچھ ہو تم کو میری بات ماننی پڑے گی تو اس کی اطاعت کے معنی اس سے بغاوت شرعاً لازم ہو جاتی ہے۔ اگر خدا کی نافرمانی میں آپ نے کسی کی اطاعت کی تو آپ کا ایمان ہی سرے سے مشتبہ ہو جائے گا۔

ہاں اللہ اور رسول نے والدین، شوہر اور دوسرے حق داروں کے جو حقوق مقرر کر دیے ہیں وہ ایک مسلمان عورت کو دوسری عورتوں سے زیادہ اچھی طرح ادا کرنے چاہئیں اور اس بات کی پروا کیے بغیر ادا کرنے چاہئیں کہ دوسرا خود ان کے حقوق کو کہاں تک ادا کر رہا ہے۔ حتی الوسع کوئی بدمزگی نہ پیدا ہونے دی جائے۔ اپنی زبان اور جذبات پر پورا قابو رکھا جائے اور اپنے اصولوں میں پوری سختی لیکن کلام اور اخلاق میں انتہائی نرمی برتی جائے۔

سوال نمبر ۲۔ ہمیں تقریر کس طرح کرنی چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ بہنیں متاثر ہوں۔

جواب: جن مستورات کو اللہ تعالیٰ نے تقریر کی صلاحیت بخشی ہے ان کو چاہیے کہ ہمارے لٹریچر کو غور سے پڑھیں۔ جب خیالات اور ذہن صاف ہو جائیں گے تو تقریر کا ڈھنگ خود بنتا جائے گا۔ "خطبات" سے اس سلسلے میں خاص طور پر مدد لی جا سکتی ہے۔ انداز بیان آسان سے آسان اور صاف ہو تاکہ کم سے کم لیاقت کا آدمی بھی آپ کی بات سمجھ سکے۔ مخاطب لوگوں کے ذہن اور خیالات کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔ ابتداءً کچھ غلطیاں ہوں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے سارے کاموں کی طرح یہ کام بھی کرنے سے ہی آتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ سینما جو آجکل وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے اسے دیکھنا کہاں تک جائز ہے؟ کیونکہ